گذشتہ دنوں میاں محمد اجمل قادری صاحب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ملاقات کیلئے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ۔ آپ ان کے ساتھ کچھ دیر "الحق" کے دفتر میں رہے ۔ باتوں باتوں میں اخبارات میں کئی دنوں سے میاں صاحب کے حوالے سے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے بارے میں جو کافی لے دے ہورہی ہے یہ معاملہ زیر بحث آیا ۔ چنانچہ مولانا سمیع الحق صاحب نے ان سے اس بارے میں استفسار کیا ۔ تو انہوں نے مندرجہ ذیل وضاحتی بیان قلم بند کرایا ۔ تاکہ اسلامی مدارس اور دینی حلقوں میں پیدا شدہ بے چینی اور شبہات ختم ہوجائیں ۔ (ادارہ)

مولانا میاں محمد اجمل قادری کی وضاحت

عالمی انجمن خدام الدین کے امیر اور جمعیت علماء اسلام کے رھنما مولانا میاں محمد اجمل قادری کے نام سے منسوب گذشتہ دنوں اخبارات میں ایسے بیانات شائع ہوئے جن سے ابتداءً یہ تاثر پیدا ہوا کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کررہے ہیں، لیکن بعد کے جنگ کراچی اور دیگر جرائد میں ان کے جو انٹرویوز منظر عام پر آئے ان میں حضرت مولانا قادری نے کھلے الفاظ میں یہ بات کہی کہ بیت المقدس کی بازیابی کیلئے جہاد کیا جائے لیکن جہاد طالبان جیسی مذہبی قیادت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے جبکہ دوسری جانب سب سے پہلے مصر نے پھر یاسر عرفات اور اردن نے اسرائیل کو تسلیم کیا اور اب مسقط وغیرہ بھی اسی جانب جارہے ہیں ۔ ترکی اور اسرائیل کی ائرفورسز نے مشترکہ فضائی مشقیں کیں ہیں ۔ ان حالات میں خطرہ ہے کہ کہیں ہماری حکومت بھی اسرائیل کو اچانک تسلیم کرنے کا اعلان نہ کردے ، ایسا ہوا تو ملک کی تمام دینی جماعتیں سراپا احتجاج بن جائیں گے ۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بجائے بیت المقدس کی بازیابی کے لئے اگر جہاد ممکن نہیں ہے تو سفارتی سطح پر کوشش کی جائیں ۔ مولانا اجمل قادری صاحب کا یہ بیان عقل ودانش کی بات ہے ۔ ان بیانات سے اس غلط فہمی کے بادل چھٹ گئے ہیں جو ان سے منسوب نامکمل اور مبہم بیانات پہلے شائع ہونے سے پہلے پیدا ہوئے تھے مولانا قادری کا موقف ہے کہ تیس سال سے بیت المقدس یہود نا مسعود کے قبضہ میں ہے ۔ امت مسلمہ اگر بیت المقدس کو جہاد کے ذریعہ آزاد نہیں کرسکتی تو کم ازکم اقوام متحدہ امریکہ اور بین الاقوامی چوہدریوں کی ضمانت سے بیت المقدس کو ویٹیکن سٹی کے طرز پر آزاد خودمختار کھلا شہر قرار دلوائے جہاں مقامی مذہبی تناسب آبادی کے لحاظ سے مقامی انتظامیہ ہو ۔ اسرائیل کو ہیکل سلیمانی اور یہودی بستیاں تعمیر کرنا ہمیشہ کے لئے روک دیا جائے ۔